سہیل جالندھری

حضرت سید ابوذر بخاری کی گرفتاری کی خبر پڑھ کر!

کر دی آئین پرستوں نے یہ تہدید اب کے
گائیں مت اہل وطن نغمہ توحید اب کے
لیکن اب مرد قلندر اٹھا بے باکانہ
کر گیا جبر کے تسلیم کی تردید اب کے
نعرہ زن ہے کہ چلو دارورسن سے کھیلیں
حق پرستوں کے لئے آہی گئی عید اب کے
پھر وہی طوق و سلاسل زیور وہی شیر
پھر سے یوں رسم کہن کی ہوئی تجدید اب کے

مسندِ سیدِ احرار پہ بوذر ہے، سہیل
چومنے آتے ہیں پاؤں مہ و خورشید اب کے

(۱۹۶۲ء)

❄

باقر جامی

سپاسِ عقیدت

(بخدمت سید ابومعاویہ ابوذربخاری)

بحر طوفان خیز کے مانند ہے تیرا خطاب
صورت برق تپاق ہے تیرے دل کا اضطراب
ملت بیضاء کا غم سر گرم رکھتا ہے تجھے
شعلہ ریزی بیاں بھی اس لئے زیر عتاب
گلشن اسلام میں نغمہ سراتو ہیں بہت
ہم صفیروں میں مگر تیرا نہیں کوئی جواب
رہبری کے روپ میں ہے رہزنی جن کا شعار
ان سیہ بختوں کے رخ سے تو نے الٹی ہے نقاب
خرمن باطل پہ جس دم آگ برساتا ہے تو
قابل صد دید ہوتا ہے عدو کا پیچ وتاب

ہے غنیمت بے ریاء اس دور میں تیرا وجود
تو وطن کی آبرو ہے اور دین کی آب وتاب